سبق نمبر ٦

حضرت یسعیاہ - اِنہوں نے نجات کی پیشن گوئی کی

اے زمین سُن!

کیونکہ خُداوند نے کلام کیا ہے۔

ہم نے کتنا کچھ سُنا ہے جب ہم نے اُن انبیاء کو سُنا جنہیں خُدا تعالیٰ نے ہم سے ہمکلام ہونے کیلئے بھیجا۔ آپ نے غور کیا ہے کہ ہم نے انبیاء کی زندگیوں اور مثالوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ لیکن وہ پیغامات سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں جنہیں خُدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ذریعے ظاہر فرمایا ہے۔

خُدا تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔ اُس نے اپنا کلام بھیجا ہے۔ اُس نے خود و، پنے چُنے ہوؤں کے ذریعے ظاہر فرمایا ہے۔ خُدا تعالیٰ نے خود کو پاک خُدا کی مانند ظاہر کیا ہے جو ضرور گناہ کی عدالت کرتا ہے ایسا مہربان خُدا ہے کہ ایک باپ کی طرح اپنے بچوں پر شفقت ظاہر کرتا ہے۔ ہم نے معلوم کیا ہے کہ وہ ہم تک پہنچنا اور ہماری مدد کرنا چاہتا ہے۔ خُدا تعالیٰ اپنے کلام سے ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں، اُس کی تابعداری کریں اور اُس کے کلام کو قبول کریں تو وہ ہمیں ہمارے گناہ سے رہائی بخشے گا۔

ہم نے انبیاء کی معرفت کتنا کچھ سُنا ہے! تو بھی ابھی بہت کچھ باقی ہے۔ اس سبق میں ہم حضرت یسعیاہ کی معرفت سُنیں گے۔ حضرت یسعیاہ کے نام کا مطلب ہے: خُدا تعالیٰ نجات کا منبع ہے۔ اُن کا خاص پیغام یہ ہے: نجات الٰہی فضل اور قدرت کی بنا پر ملتی ہے اور ہم اپنی طاقت اور مذہبی فرائض کی ادائیگی کی بنا پر نجات نہیں پا سکتے۔

اِس سبق میں آپ مطالعہ کریں گے......

رویا اور بُلاہٹ

انتباہ اور وعدہ

منجی اور دعوت

یہ سبق آپ کی مدد کرے گا......

- حضرت یسعیاہ کے بارے جاننے میں۔
- قربانی کے معنی بیان کرنے میں۔
- حقیقی نجات دہندہ کا خاکہ کھینچنے میں۔
- حضرت یسعیاہ کی نبوتوں کی سچائی اور اُس کے معنی کو شخصی طور پر جاننے میں۔

ہم نہیں جانتے کہ خُدا تعالیٰ نے کتنے لوگوں کو اپنے انبیاء ہونے کی خدمت کیلئے چُنا ہے۔ یقیناً بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے ناموں کا ہمیں علم بھی نہیں۔لیکن حضرت یسعیاہ کے منصب کے متعلق ہمیں مکمل یقین ہے۔وہ خُدا تعالیٰ کے عظیم انبیاء میں سے ہیں جنہیں خُدا تعالیٰ نے خاص طور پر چُنا کہ نسلِ انسانی تک خُدا تعالیٰ کی طرف سے اُمید اور نجات کا پیغام پہنچائیں۔

امکان غالب ہے کہ حضرت یسعیاہ حکومت کے ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ وہ اپنی بیشتر عُمر میں شاہی دربار کی سرگرمیوں میں مشغول رہے۔ وہ بہت سے بادشاہوں کے نہایت قابل تاریخ دان تھے۔ وہ خُداداد قابلیت کے مالک مصنف تھے۔اُن کے انداز سے نزاکت اور تہذیب چھلکتی تھی۔ اُن کی زبان شاعرانہ تھی اور اُس میں کئی ڈرامائی بیانات موجود تھے۔ فطرت کے محبوب اور انسانی روّیوں کے بارے میں اہلِ نظر کی حیثیت سے اُنہوں نے یوں لکھا کہ ایک عام آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔تو بھی ایک تعلیم یافتہ اہلِ قلم کی حیثیت سے اُن کی تحریر ایسی ہے جو تاریخ دانوں اور عالموں کی توجہ کا مرکز ہے۔ اُنہوں نے خُدا تعالیٰ کے الفاظ کا تقریر اور تحریر میں تقریباً ساٹھ برس تک اعلان کیا اور اپنی اکثر نبوتوں کو اپنی زندگی ہی میں پورا ہوتے دیکھا۔

ہم نے سیکھا ہے کہ خُدا تعالیٰ اپنے چُنے ہوئے لوگوں سے ضرورت کے وقت کلام کرتا ہے اور اُنہیں دوسروں کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خُدا تعالیٰ اپنے انبیاء کے ذریعے کلام کرتا ہے جب اُس کے لوگ گناہ یا بُت پرستی کے باعث ہلاکت کے خطرے میں ہوتے ہیں۔یہ باتیں حضرت یسعیاہ کے تجربہ میں بھی درست تھیں۔لوگ تند خود دشمن سے نبرد آزما تھے۔اس کے علاوہ اُن میں سے بہت سے خُدا تعالیٰ کے نافرمان اور بُت پرست تھے۔وہ دوسروں سے تعلق کے معاملے میں لاپرواہ اور ناانصاف تھے۔

بدترین بات یہ تھی کہ وہ اپنے گناہ کو دیکھنے اور اپنی ضرورت سے انکاری تھے۔ اُنہوں نے

مذہب کے نام میں جانوروں کی قربانیاں چڑھانا، رسومات کی ادائیگی اور روزے رکھنا جاری رکھا۔ وہ مغرور تھے اور اپنے اعمال سے یہ تاثر دیتے تھے کہ خُدا تعالیٰ نے اُنہیں خاص حقوق دیئے ہیں۔ حضرت یسعیاہ نے اِن سب باتوں کو جان لیا اور لوگوں سے یوں ہم کلام ہوئے، "سُن اے زمین!"۔

تب خُدا تعالیٰ نے اُنہیں ایک حیرت انگیز رویا دکھائی، "میں نے خُداوند کو ایک بڑی بلندی پر جلال میں اونچے تخت پر بیٹھے دیکھا۔ اُس کے آس پاس سرافیم کھڑے تھے جن میں سے ہر ایک کے چھ بازو تھے اور ہر ایک دو سے اپنا مُنہ ڈھانپے تھا اور دو سے پاؤں اور دو سے اُڑتا تھا۔ اور ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا قُدوس قُدوس قدوس رَب الافواج ہے۔ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے"۔

حضرت یسعیاہ نہایت متعجب ہوئے۔ تب دروازوں کی چوکھٹیں اور دہلیزیں ہل گئیں اور مکان دھوئیں سے بھر گیا۔ حضرت یسعیاہ جانتے تھے کہ وہ خُدائے قدوس کی حضوری میں ہیں۔ وہ نہایت ڈر گئے اور چلا اُٹھے، "مجھ پر افسوس! میں تو برباد ہوا! کیونکہ میرے ہونٹ ناپاک ہیں اور نجس لب لوگوں میں بستا ہوں کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ رب الافواج کو دیکھا"۔

تب اُن میں سے ایک سرافیم مذبح کی جانب اُڑا جہاں آگ دہک رہی تھی۔ اُس نے چمٹے سے ایک سُلگتا ہوا کوئلہ اُٹھایا اور حضرت یسعیاہ کے لبوں کو چھوا۔

سرافیم نے کہا، "دیکھ اِس نے تیرے لبوں کو چُھوا۔ پس تیری بدکرداری دور ہوئی اور تیرے گناہ کا کفارہ ہوا"۔

تب خُدا تعالیٰ کی آواز آئی، "میں کس کو بھیجوں اور ہماری طرف سے کون جائے گا"؟

حضرت یسعیاہ نے کہا، "میں حاضر ہوں مجھے بھیج"۔

خُداوند تعالیٰ نے فرمایا، "جا اور میرا یہ پیغام لوگوں تک پہنچا۔ جا اور اُنہیں خبردار کر اُن کو اُس

عدالت سے جو اُن کی بدکار روشوں کی وجہ سے آنے کو ہے۔ لیکن اُنہیں یہ بھی بتا کہ خُدا اُن کے ساتھ ہے، اور خُدا اُن لوگوں کا کفارہ دے گا جو سچائی کو سُننے کیلئے اپنے کان اور دیکھنے کیلئے اپنی آنکھیں کھولیں گے۔ میں ایک نجات دہندہ بھیجوں گا جس کا نام عمانوایل ہو گا جس کے معنی ہیں، "خُدا ہمارے ساتھ"۔

آپ کے لئے عملی کام

1 مندرجہ ذیل جملوں کو فہرست میں دیئے گئے الفاظ سے مکمل کریں

گناہ	خُداتعالیٰ	نجات دہندہ
پاکیزگی	فرشتے	عدالت
غضب	حضرت یسعیاہ	رویا

ا) رویا حضرت یسعیاہ جانتے تھے کہ وہ.......................................
.... کی حضوری میں ہیں۔

ب) سرافیم کے الفاظ نے حضرت یسعیاہ کو یاد دلایا کہ خُداتعالیٰ کی ذات کی ایک خاص خوبی اُس کی.......................................ہے۔

ج) اِس نے حضرت یسعیاہ کو اپنے اور اپنی قوم کے.......................................
.... کا احساس دلایا۔

د) خُداتعالیٰ کے سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اپنا.......................................
....بنانا چاہتا تھا۔

ہ) خُدا تعالیٰ کا مقصد تھا کہ وہ لوگوں کو آنے والی...............................

....سے خبردار کرے۔

ی) خُدا تعالیٰ نے ایک...

.... کو بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔

انتباہ اور وعدہ

جب حضرت یسعیاہ نے یہ کہا، "میں حاضر ہوں، مجھے بھیج" تو وہ خُدا تعالیٰ کی بلاہٹ کو قبول کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے، "میں خُدا تعالیٰ کا پیغام رساں بننے کیلئے تیار ہوں"۔ خُدا تعالیٰ نے حضرت یسعیاہ کو انتہائی خاص کلام دے کر اُن کی تابعداری اور رضامندی کی عزت افزائی کی۔ خُدا تعالیٰ نے اُنہیں انبیاء میں سے ایک عظیم نبی بنا دیا۔

ہم حضرت یسعیاہ کی رویا اور بلاہٹ سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ پہلے یہ کہ خُدا تعالیٰ کو اپنے لوگوں کی فکر ہے۔ وہ اُن کے گناہوں اور مشکلات پر نظر کرتا ہے۔ وہ اُن کی نافرمانی سے رنجیدہ ہوتا ہے۔ وہ اُن کی مدد کیلئے ایک راستے کا منصوبہ بناتا ہے۔ اُسے حسب دستور منصوبے پر عمل درآمد کیلئے ایک شخص کی ضرورت ہے کہ جس کی وساطت سے کام کیا جا سکے۔

خُدا تعالیٰ نے پوچھا، "کون جائے گا"، اُس کو ایک رضامند آدمی درکار تھا۔ خُدا تعالیٰ نے لوگوں کو اُن کی مرضی کے خلاف نہیں بُلایا۔ خُدا تعالیٰ ہماری دستگیری اور رہنمائی فرمائے گا بشرطیکہ ہم اُس کی پیشکش کو قبول کرنے کیلئے رضامند ہوں۔

اِس کے علاوہ ہم حضرت یسعیاہ سے یہ بھی سیکھتے ہیں کہ کیسے ہم خُدا تعالیٰ کی ہمارے لئے فکر کا جواب دے سکتے ہیں۔ حضرت یسعیاہ کی رویا نے پہلے خُدا تعالیٰ کی پاکیزگی اور اُس کے مقابلے میں اُن کے اپنے گناہ کے فرق کا بہت گہرا اثر ڈالا۔ وہ جانتے تھے کہ کوئی راستہ نہیں ہے جس سے وہ خود کو پاک کریں اور خُدا تعالیٰ کی حضوری میں کھڑے ہونے کے قابل ہو سکیں۔ اُنہوں

نے اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور خُدا تعالیٰ کے پاک کرنے کے طریقے کو قبول کیا۔ حضرت یسعیاہ نے ایمان لانے اور پاک ہونے کیلئے خُدا تعالیٰ کی فراہمی کو قبول کرنے کے علاوہ کچھ نہ کیا۔

حضرت یسعیاہ خُدا تعالیٰ کے پیغام رساں بننے کیلئے تیار تھے کیونکہ وہ خُدا تعالیٰ سے محبت کرتے اور اُس کی عزت کرتے تھے اور اُسے خوش کرنا چاہتے تھے۔ اِس کے علاوہ ایک اور وجہ بھی تھی۔ جب حضرت یسعیاہ نے ایک نئے انداز میں خُدا تعالیٰ کی پاکیزگی اور محبت دیکھی تو وہ اپنے لوگوں کے گناہ پر متعجب اور غمگین ہوئے۔ اُنہیں احساس ہوا کہ لوگ اپنے مذہب کی حقیقت سے اندھے اور بہرے ہو چکے تھے۔ حضرت یسعیاہ نے کہا، وہ باغی بچوں کی مانند بن چکے تھے۔ وہ اُن فرزندوں کی مانند تھے جو اپنے باپ کے تابعدار نہیں اور نہ ہی اُس کی حکمت کی تعظیم کرتے ہیں۔

حضرت یسعیاہ اُنہیں خبردار کرنا چاہتے تھے کیونکہ اُنہیں معلوم تھا کہ لوگ خود پر ہلاکت لا رہے ہیں۔ وہ گناہ کے پھندے میں پھنس چکے تھے اور بالکل بے بس تھے۔ حضرت یسعیاہ خُدا تعالیٰ کے نبی بننے کیلئے تیار تھے کیونکہ وہ خُدا تعالیٰ اور اُس کے لوگوں سے محبت کرتے تھے۔ نبی کی حیثیت سے اُن کے منصب کا مقصد یہ تھا کہ اُنہیں ایک دوسرے کے قریب لانے میں معاون ہوں۔

آپ کے لئے عملی کام

2 مندرجہ ذیل نامکمل جملے کے درست جوابات پر دائرہ کھینچیں:

حضرت یسعیاہ خُدا تعالیٰ کے پیغام رساں یا نبی بننے کیلئے تیار تھے کیونکہ وہ

ا) خُدا تعالیٰ سے محبت کرتے اور خدا کو خوش کرنا چاہتے تھے۔

ب) لوگوں کو خبردار کرنا چاہتے تھے کہ گناہ اُن پر عدالت اور سزا لانے کا باعث بنے گا۔

ج) جانتے تھے کہ خُدا تعالیٰ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اُنہیں عدالت سے بچانا چاہتا ہے۔

د)   جانتے تھے کہ لوگوں کے اپنے اعمال اُنہیں بچا نہیں سکیں گے۔

3   یہ حضرت یسعیاہ کی نبوت کے الفاظ ہیں۔ آپ اِنہیں ذہن نشین کر سکتے ہیں۔

سرکش بچوں پر افسوس

خُداوند فرماتا ہے......

وہ بچے جو خُداوند کی ہدایات

پر کان دھرنے کو تیار نہیں

تو بھی خُداوند تم پر رحم کرنے کا خواہاں ہے!

وہ تم پر شفقت ظاہر کرنے کو اُٹھا ہے۔

کیونکہ خُداوند انصاف کا خُدا ہے۔

مبارک ہیں وہ سب جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں!

انتباہ کو سمجھانے کیلئے حضرت یسعیاہ نے لوگوں کو یہ کہانی سنائی:

ایک شخص نے ایک تاکستان لگانے کا ارادہ کیا۔ اُس نے ایک پہاڑ کا زرخیز حصہ چُنا۔ اُس نے اُس جگہ کو کھودا، سب پتھروں کو نکالا اور چنیدہ انگور کی تاکیں لگائیں۔ اُس نے ایک پہرے کا مینار بنایا تاکہ اگر کوئی اِس زمین کو نقصان پہنچانا چاہے یا پھل چوری کرنا چاہے تو مینار سے اِس زمین کی رکھوالی کی جا سکے۔ اُس نے کٹائی اور متوقع پھل کے استعمال کی تیاریاں کیں بالفاظِ دیگر اُس نے ہر طرح کی توجہ اور فکر اپنے تاکستان سے برتی۔

اِس کے عوض اُسے کیا توقع تھی؟ یقیناً وہ خوبصورت اور لذیذ انگور کی فصل کی توقع کر رہا تھا۔ لیکن اُس مایوسی کا اندازہ کریں کہ جب اُس نے پکے پھلوں کی ایک تاک لی اور ایک رس دار انگور کو کھایا اور معلوم ہوا کہ وہ کھٹا اور بدمزہ ہے۔ ایسا کیونکر ہو سکتا تھا؟ اُسے خالی پن اور مایوسی کا کیسا

احساس ہوا ہوگا؟

آپ کے خیال میں وہ کیا کرتا؟ ''میں تاکستان کی باڑ کو اُکھیڑ ڈالوں گا''۔ اُس شخص نے کہا، ''یہ برباد ہوگی۔ میں اِس کی دیوار کو توڑ ڈالوں گا اور وہ تاکستان پیروں تلے روندہ جائے گا۔ میں اِسے بیابان بنا ڈالوں گا اور یہ زمین نہ تو چھانٹی جائے گی اور نہ کاشت کی جائے گی اور کانٹے دار جھاڑیاں اور اُونٹ کٹارے وہاں اُگیں گے۔ میں بادلوں کو حُکم دوں گا کہ اُس پر بارش نہ برسائیں''۔

حضرت یسعیاہ نے کہا، ''یہ سب اُس واقعہ کی مثال ہے جو خُدا تعالیٰ اور اُس کے درمیان وقوع پذیر ہوا ہے''۔

حضرت یسعیاہ مزید بیان کرتے ہیں کہ تاکستان لوگوں کو ظاہر کرتا ہے جس کو محبت بھرے خُدا نے لگایا اور اُس کی نگہبانی کی۔ اُس نے اِس تاکستان کی ہر ممکن نگہبانی کی۔ خُدا تعالیٰ نے اُن سے محبت کی اور اِس تاکستان کی ہر ممکن مدد کی۔ خُدا تعالیٰ نے اُن سے محبت اور تابعداری کی توقع کی، پر وُہ اُن بچوں کی مانند جو اپنے باپ کی تحقیر کرتے ہیں باغی ہو گئے۔ خُدا تعالیٰ اُن سے کیا کرے گا؟ حضرت یسعیاہ نے بیان کیا کہ خُدا تعالیٰ اُنہیں خبردار کرتا ہے۔ خُدا تعالیٰ فرماتا ہے:

''باغی اور بدکار دونوں اکھٹے ہلاک ہونگے اور جو خُداوند کو چھوڑ دیتے ہیں پراگندہ ہوں گے''۔

''تم اُس بلوط کی مانند ہو گے جس کے پتے جھڑ رہے ہوں اور اُس باغ کی مانند ہو گے جس سے پانی کو دریغ کیا گیا ہو۔ زبردست مرد جلی ہوئی لکڑی اور اُس کا کام چنگاری ہو جائے گا؛ اور دونوں اکھٹے جلیں گے اور آگ بجھانے کیلئے کوئی میسر نہ ہوگا''۔

حضرت یسعیاہ نے مزید کہا کہ خُدا تعالیٰ غمگین اور مایوس ہے کیونکہ لوگ تین طرح سے ناکام رہے ہیں:

ا۔ لوگوں نے غرور دکھایا ہے اور خُدا تعالیٰ کی بجائے اپنی راہوں پر تکیہ کیا ہے۔

۲۔ وہ لالچی اور خود غرض بن گئے ہیں، اُنہوں نے تمام عمدہ اشیاء اپنے لئے جمع کی ہیں اور غریب اور بے بس کو دھوکہ دیا ہے۔

۳۔ اُنہوں نے اِس بدکاری کی تلافی جانوروں کی قربانیوں اور رسومات سے کرنے کی سعی کی ہے۔ اُنہوں نے قربانی اور دُعا کے معنی اور مقصد کو نہیں سمجھا۔

خُدا تعالیٰ کی انتباہی آواز حضرت یسعیاہ تک آئی، ''یہ لوگ اپنے مُنہ سے میرے قریب آتے ہیں اور اپنے ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں پر اُن کے دِل مجھ سے دور ہیں۔ وہ میری پرستش صرف انسان کے سکھائے ہوئے طریقوں سے کرتے ہیں''۔

4 مندرجہ ذیل اقتباسات کو مکمل کرنے کیلئے خالی جگہیں پُر کریں۔

آپ کے لئے عملی کام

ا) ....دونوں اکٹھے ہلاک ہوں گے.. پراگندہ ہوں گے۔

ب) تم اُس بلوط کی مانند ہوگے جس کے پتے جھڑ رہے ہوں، اور اُس..۔

ج) یہ لوگ..اپنے ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں پر..۔

ایک نیک باپ کی مانند، جو اپنے بچوں سے ضرور مضبوط اور واضع روّیہ رکھتا ہے، خُدا تعالیٰ نے انتباہ کے الفاظ کہے اور خُدا تعالیٰ کے نبی حضرت یسعیاہ نے لوگوں میں اُن کا اعلان کیا۔ لیکن خُدا تعالیٰ کا دِل شفقت سے پُر ہے۔ ''تیرے لئے میری ابدی محبت جُنبش نہ کھائے گی''۔ خُدا تعالیٰ نے فرمایا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ انتباہ کے الفاظ کے ساتھ وعدہ کے الفاظ بھی نازل ہوئے۔

حضرت یسعیاہ نے خُدا تعالیٰ کے الہام سے بیان کیا، لوگ گھاس کی مانند ہیں'' اور اُن کی ساری شان وشوکت زمین کے پھولوں کی مانند ہے۔ گھاس مُرجھا جاتی اور پھول گر جاتا ہے لیکن خُداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا''۔

اِس وقت خُدا تعالیٰ کا اپنے لوگوں سے یہ وعدہ تھا کہ خُدا تعالیٰ خود کو اپنے لوگوں کے نجات دہندہ کی حیثیت سے ظاہر فرمائے گا۔ فقط جانوروں کی قربانیاں اُنھیں بچا نہیں سکتیں تھیں۔ مذہبی رسوم بھی اُنھیں بچا نہیں سکتیں تھیں۔ خُدا تعالیٰ نے اُن کا گناہ اُن پر ظاہر کیا اور اُنھیں آنے والی عدالت سے خبردار کیا۔ یقیناً لوگوں کے دِل ہوا سے جھولتی گھاس کی مانند اور اُن کے دِل خوفزدہ تھے۔

تو بھی خُدا تعالیٰ نے حضرت یسعیاہ کو بتایا کہ لوگوں سے یہ کہیں، ''مضبوط ہو ڈرو مت تمھارا خُداوند آنے کو ہے۔ وہ تمھیں بچانے کیلئے آئے گا''۔

ہم حضرت یسعیاہ کی آواز تقریباً سُن سکتے ہیں جب اُنہوں نے بُلند آواز میں خوشی سے خُدا کا کلام پیش کیا: ''للکار کے ساتھ اپنی آواز بُلند کرو؛ للکارو، ڈرو مت۔ خُدا یہاں موجود ہے! دیکھ، خُداوند شاہ عظیم ہے اور اپنی الٰہی قدرت میں آتا ہے''۔

حضرت یسعیاہ نے بیان کیا کہ خُدا تعالیٰ کی فطرت ایک فاتح بادشاہ کی مانند ہے جو اپنے لوگوں کو ہلاکت کی قوتوں سے نجات دے گا۔ لیکن اِس کے ساتھ ساتھ، خُدا تعالیٰ ایک رحم دِل چرواہے کی مانند جو بڑی توجہ سے اپنے گلہ کو چَراتا ہے۔ وہ ضرورت مندوں کو اپنی بانہوں میں اُٹھا کر

اپنے دل کے قریب لے آتا ہے۔ خُدا جانتا ہے کہ لوگوں کو ایک طاقتور حاکم کی ضرورت ہے جو اُن پر حکومت کر سکے لیکن اُنہیں محبت اور زندگی کے دکھوں سے نجات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ خُدا تعالیٰ نیک پاک ذات، دوست نواز ہستی اور حلیم ہے۔ کوئی شخص نہ خُدا تعالیٰ سے چھپا ہے اور نہ وہ کسی کو رد کرتا ہے، اور وہ ہماری دستگیری سے کبھی تنگ نہیں آتا۔

اُس نے فرمایا ہے، ''جن کی اُمید خُداوند سے ہے وہ ازسرِنو قوت پائیں گے۔ وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے بلند پرواز کریں گے؛ وہ دوڑیں گے اور دلگیر نہ ہوں گے، وہ چلیں گے اور نہ تھکیں گے''۔

یسعیاہ نبی کی کتاب میں سے حیرت انگیز وعدوں کے اقتباسات سماعت فرمائیں جو خُدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی معرفت ارشاد کئے:

''میں تجھے قوت بخشوں گا اور دستگیری کروں گا۔
میں اپنے راستی کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا۔
کیونکہ میں خُداوند تیرا خُدا ہوں، جو تجھے خوف سے چھڑائے گا، میں تیری مدد کروں گا۔
خوف نہ کر، میں خود تیری دستگیری کروں گا، خُداوند
تیرا نجات دہندہ فرماتا ہے۔
خوف نہ کر، کیونکہ میں نے تجھے چھڑایا ہے۔
میں نے تجھے نام لے کر پُکارا ہے، تو میرا ہے۔

آپ کے لئے عملی کام

5 اِس سبق میں دیئے گئے خُدا تعالیٰ کے وعدوں کو پھر سے پڑھیں۔ آپ کو چاہیے کہ اُنہیں ذہن نشین کریں کیونکہ وہ آپ کے دِل میں نہایت راحت انگیز ہوں گے۔ اِن وعدوں میں اپنے

سوالات کے جوابات تلاش کریں۔

ا) جن کی اُمید خُدا تعالیٰ ہے اُن سے کیا وعدہ کیا گیا ہے؟

....

....

....

ب) خُدا تعالیٰ نے کیا وعدے کئے ہیں تا کہ اُس کے لوگ خوفزدہ نہ ہوں؟

....

....

....

منجی اور دعوت

حضرت یسعیاہ نے جو وعدے ہم تک پہنچائے ہیں اُن میں سب سے اہم خیال یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ ہمارا نجات دہندہ (منجی) ہے۔ انبیاء کی تحریروں میں یہ لفظ کئی بار استعمال ہوا ہے۔ اِس لفظ کا اُس وقت کے قانون اور روایات جن میں حضرت یسعیاہ رہتے تھے ایک خاص مطلب تھا۔

اُس وقت کے قانون کے مطابق، اگر کوئی شخص اپنا قرض نہ چُکا سکتا یا وہ کسی مشکل میں ہوتا تو کوئی رشتہ دار اُس کا "نجات دہندہ" بنتا تھا۔ وہ نجات دہندہ قرض چُکانے اور اُس رشتہ دار کے عوض سزا بھگتنے کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ مثلاً اگر کسی شخص کو غلامی میں بیچ دیا گیا ہوتا تو نجات دہندہ اُسے اُس غلامی کی رقم چُکا کر واپس لا سکتا تھا۔ اگر کوئی شخص غربت کی وجہ سے اپنے آباؤ اجداد کی زمین بیچنے پر مجبور ہوتا تو اُس کا نجات دہندہ اُس زمین کو خاندان ہی میں رکھنے کی غرض سے خریدنے کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ نجات دہندہ قریبی رشتہ داروں میں سے ایک شخص ہوتا تھا اور وہ رہائی اور چھٹکارے کا ذمہ دار ہوتا تھا۔

جب حضرت یسعیاہ نے خُدا تعالیٰ کو "نجات دہندہ" کہا تو اُن کا مطلب تھا کہ خُدا تعالیٰ انسان سے کئے گئے وعدوں میں وفادار رہے گا اور یہ کہ خُدا تعالیٰ انسان کے اُتنے ہی قریب ہے جتنا کہ خاندانی ذمہ داریاں دور شتے داروں کو قریب لاسکتیں ہیں۔ اِس کا مطلب یہ بھی تھا کہ خُدا تعالیٰ انسان کو گناہ کے قرض سے چھڑوانے کیلئے کوئی بھی قیمت دینے کیلئے تیار ہے۔ وہ اپنے لوگوں کی سزا خود برداشت کرے گا۔ وہ اُنہیں غلامی سے رہائی بخشے گا۔

نسلِ انسانی پر نجات کی ضرورت کو واضح کرنے کیلئے خُدا تعالیٰ نے جانوروں کی قربانی کی رسم کو استعمال کیا۔ جیسا کہ ہم نے اپنے اسباق سے سیکھا ہے کہ گناہ کی سزا موت ہے۔ خُدا تعالیٰ اپنی پاکیزگی اور انصاف میں گناہ کو بے سزا نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن خُدا تعالیٰ نے اپنی محبت اور رحم میں نجات کا ایک منصوبہ پیش کیا۔ جب لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے اور معافی مانگتے تو خُدا تعالیٰ جانور کی قربانی کو قرض کے چُکائے جانے کے نشان کے طور پر قبول فرماتا تھا۔ عام طور پر وہ جانور ایک کامل اور بے عیب نَرہ ہوتا تھا۔ وہ سزا بھگتتا اور اُس کا بہایا گیا خون گناہ کی علامتی پاکیزگی ٹھہرتا۔ جب وہ جانور علامتی طور پر انسان کی جگہ لیتا تو گناہ کی ہولناکی ظاہر ہوتی تھی۔ یہ رسم لوگوں کو یہ سمجھنے میں مدد دیتی تھی کہ وہ خود کو اپنی طاقت سے گناہ سے نہیں بچا سکتے تھے۔ اُنہیں ایک "نجات دہندہ" کی ضرورت تھی۔

تب خُدا تعالیٰ نے انبیاء کے پیغامات کے وسیلہ سے لوگوں کو یہ سِکھانا شروع کیا کہ جانور کی قربانی ایک وقتی نشان تھا۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ کس طرح خُدا تعالیٰ نے حضرت ابرہام کے فرزند کو خنجر کے گھاؤ سے نجات دینے کیلئے خود ایک قربانی فراہم کی؟ یقیناً یہ ایک زبردست قربانی تھی! یہ حقیقی عظیم قربانی کی ایک خوبصورت تصویر تھی جو تمام نسلِ انسانی کی نجات کیلئے فراہم کی جاتی تھی۔ وہ کامل قربانی، وہ نجات دہندہ، کسی روز انسانوں کے درمیان نسلِ انسانی پر خدا تعالیٰ کے الہام کی مانند ظاہر ہوگا۔

یقیناً خُدا تعالیٰ کو بنائے عالم سے پیشتر یہ علم تھا کہ وہ خود کو اپنے لوگوں پر نجات دہندہ کی حیثیت سے ظاہر فرمائے گا۔ یہ وہ خوشخبری ہے جو حضرت یسعیاہ کی معرفت ہم تک پہنچی۔ حضرت یسعیاہ اِس حیرت انگیز بھید کی تفصیلات کو سمجھتے تو نہ تھے لیکن اُنہوں نے کہا، ''آپس میں خوشی کے گیت گاؤ کیونکہ خُداوند نے اپنے لوگوں کو تسلی دی ہے۔ اُس نے اُنہیں رہائی بخشی ہے۔ اور زمین کی انتہا خُدا تعالیٰ کی نجات دیکھے گی''۔

حضرت یسعیاہ نے نبوت کی کہ خُدا تعالیٰ نجات دہندہ کی پہچان ایک اور پیغمبر کی معرفت دے گا۔ وہ شخص اعلان کرنے والا یا تصدیق کرنے والا ہوگا۔ وہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز ہوگا، ''خُداوند کے راستے سیدھے بناؤ''۔ وہ آنے والے مسیح کیلئے لوگوں کے دِلوں کو تیار کرے گا۔

آپ کے لئے عملی کام

مندرجہ ذیل بیانات کے بہترین جواب کے حرفِ تہجی کے گرد دائرہ کھینچیں:

6 کسی شخص کو نجات دہندہ کی اُس وقت ضرورت ہوتی ہے جب وہ

ا) وہ بہت زیادہ قرضدار ہو۔

ب) وہ قرض ادا کرنے کے قابل نہ ہو۔

7 نجات دہندہ وہ ہے جو

ا) لوگوں کے قرضوں کی ادائیگی کیلئے عذر پیش کرتا۔

ب) دوسروں کا قرض خود چُکاتا ہے۔

8 جانور کی قربانی کا مقصد ہے کہ

ا) گناہ سے نجات کی مثال پیش کرنا۔

ب) مذہبی رسم فراہم کرنا۔

خُدا تعالٰی نے حضرت یسعیاہ کو بتایا کہ وہ چاہتا ہے کہ تمام نسلِ انسانی پر ظاہر ہو جائے کہ خُدا تعالٰی خود اپنے لوگوں کیلئے کفارہ مہیا کرے گا۔ پس خُدا تعالٰی نے نجات دہندہ کے خدوخال، اُس کی خوبیوں اور اُس کے اعمال کے متعلق بہت سا کلام حضرت یسعیاہ پر نازل فرمایا۔

حضرت یسعیاہ نے اُس وقت کے الہام کو وصول کیا جب اُن لوگوں نے جو اندھیرے میں بیٹھے تھے بڑی روشنی دیکھی۔ یعنی خُدا تعالٰی کے اپنے لوگوں کے ساتھ تعلق کے بھید آہستہ آہستہ واضح ہو جائیں گے۔ خُدا تعالٰی کا منصوبہ اور مرضی ایسے واضح ہو جائے گی جیسے صبح کے سورج کی شعاعوں میں مناظرِ فطرت واضح ہو جاتے ہیں۔ وہ عہد جو خُدا تعالٰی نے حضرت ابرہام، حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد سے باندھا ایک نئے پُرجلال کے طور پر تکمیل پائے گا۔ اُمید کی روشنی اُن لوگوں تک پہنچے گی جو مایوسی کے اندھیروں میں راہ کی تلاش میں ہیں۔

حضرت یسعیاہ نے دیکھا کہ روشنی کا یہ نیا دَور ایک کنواری کے بطن سے ایک بچے کی ولادت سے شروع ہوگا۔ بچے کو عجیب مشیر، خُدائے قادر، ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ کہا گیا۔

حضرت یسعیاہ نے یہ بھی دیکھا کہ یہ نجات دہندہ جسے کچھ نبوتوں میں ''خادم'' کہا گیا ہے نہایت پستہ حالات میں ظاہر ہوگا۔ وہ پُرجلال بادشاہ کی مانند نہیں بلکہ ایک ادنیٰ بچے اور رد کئے ہوئے رہنما کی مانند پیش کیا جائے گا۔ آیئے اِس نجات دہندہ کے متعلق یسعیاہ نبی کے چند بیانات کا جائزہ لیں۔

وہ آدمیوں میں حقیر اور رَد کیا ہوا ہے۔ وہ مرد، غمناک اور رنج کا آشنا ہے۔ اُس میں ظلم اور زیادتی نہیں ہے۔ وہ راستباز اور دوسروں کے گناہوں کے بدلے قربان ہونے کیلئے تیار ہے۔ وہ ہم سب کے گناہوں کی قربانی بنتا ہے۔ وہ دوسروں کیلئے دُکھ اُٹھاتا ہے۔

وہ دوسروں بلکہ ساری نسلِ انسانی کیلئے دُکھ اُٹھاتا ہے! حضرت یسعیاہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے، وہ ہمارے لئے دُکھ اُٹھاتا ہے۔ تب حضرت یسعیاہ کی زبان سے حیرت انگیز سچائی

سامنے آتی ہے۔ وہ سچائی یہ ہے کہ نجات دہندہ ہم سب کے گناہ خود اُٹھالیتا ہے۔ وہ ہماری جگہ سزا پاتا ہے اور قربانی کے بَرّے کی مانند ہمارے گناہ کی سزا بھگتتا ہے۔

چونکہ کامل اور بے عیب نجات دہندہ نسلِ انسانی کے عوض قربان ہونے کو تیار ہے اِس لئے خُدا اور انسان کے درمیان صلح کو پھر سے بحال کیا جاسکتا ہے۔ وہ ہمارے بدلے ذلت کی قیمت ادا کرتا ہے۔ پس ہم گناہ کے قرض سے مُفت معاف کئے جاتے ہیں۔ عدالت پوری ہوتی ہے۔ اب ہم آزاد ہیں! خُدا تعالیٰ کے رحم نے ہمارے واسطے روحانی آرام اور حفاظت کا ایک راستہ مہیا کیا ہے۔ وہ بے یقینی اور تشنگی جو ہم اپنے دِلوں میں محسوس کرتے ہیں یقین اور خوشی میں بدل سکتی ہے اگر ہم اُس کی پیشکش کو قبول کرلیں۔

آپ کے لئے عملی کام

9 جُملے مکمل کرنے کیلئے خالی جگہ پُر کریں۔ حضرت یسعیاہ کا ''خادم'' کا تصویری خاکہ یہ سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم ''اُس'' سے کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً ہم رہنمائی کی توقع رکھ سکتے ہیں کیونکہ اُسے ''عجیب مشیر'' کہا گیا ہے۔

ا) ہم قوت حاصل کرنے کی توقع کرسکتے ہیں کیونکہ اُسے ....
.... کہا گیا ہے۔

ب) ہم توقع کرسکتے ہیں کہ وہ ہمارے غم کو سمجھتا ہے کیونکہ اُسے ....
.... کہا گیا ہے۔

ج) ہم توقع کرسکتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمارے گناہ سے نجات بخشے گا کیونکہ وہ..............
.... کیلئے تیار تھا۔

جب حضرت یسعیاہ حقیقی نجات دہندہ کی تصویر کھینچ چکے اور لوگوں کی یہ سمجھنے میں مدد کر چکے کہ اُس نجات دہندہ سے کس قسم کی رہائی متوقع ہے تو انہوں نے باآوازِ بلند لوگوں کو ایک بڑی دعوت دی۔ ''آؤ، تم سب جو پیاسے ہو، پانی کے پاس آؤ''۔ اُنہوں نے بیان کیا کہ یہ اُن کی ذمہ داری تھی کہ وہ اُس نجات کو جس کی اُنہیں پیش کش دی گئی ہے ذاتی طور پر قبول کریں۔

اُنہوں نے ایک مثال پیش کی اور کہا کہ جیسے پیاسا پانی کے پاس اور بھوکا روٹی خریدنے جاتا ہے ویسے ہی ضرور ہے کہ ہم اُس چیز کی جسے خُدا تعالیٰ سے پانے کی ضرورت ہے۔ ڈھونڈنے اور قبول کرنے میں سرگرم ہوں۔ ہم جانتے ہیں کہ جسم کو پانی اور خوراک کی ضرورت ہے لیکن ہمارے اندر ایک اور پیاس اور بھوک ہے۔

یسعیاہ نبی نے فرمایا!

جب تک خُداوند مِل سکتا ہے اُس کے طالب ہو۔
جب تک وہ نزدیک ہے اُسے پُکارو۔
شریر اپنی راہ کو ترک کرے۔
اور بدکردار اپنے خیالوں کو۔
اور وہ خُداوند کی طرف پھرے اور وہ
اُس پر رحم کرے گا، اور ہمارے خُدا کی طرف
کیونکہ وہ کثرت سے معاف کرے گا۔

اور اِس بڑی دعوت کے بعد، یسعیاہ نبی ایک اور خوبصورت وعدے کا ذکر کرتے ہیں:

تم خوشی سے نکلو گے
اور سلامتی کے ساتھ روانہ کئے جاؤ گے۔

اپنے جوابات کی پڑتال کریں

۹۔ ا خُدائے قادر

ب مردِ غمناک

ج ہمارے عوض قربان ہونے

۱۔ ا خُدا تعالیٰ د پیغمبر

ب پاکیزگی ہ عدالت

ج گناہ ی نجات دہندہ

۸۔ ا) گناہ سے نجات کی مثال پیش کرنا۔

۲۔ تمام جوابات درست ہیں۔

۷۔ ب) دوسروں کا قرض خود چکاتا ہے۔

۳۔ اگر آپ نے حضرت یسعیاہ کے الفاظ کو یاد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو اُنہیں دُہرائیں۔

۶۔ ب) وہ قرض ادا کرنے کے قابل نہ ہو۔

۴۔ ا باغی اور بدکار خُداوند کو چھوڑ دیتے ہیں۔

ب بغیر پانی کے باغ۔

ج اُن کے دِل مجھ سے دور ہیں۔

۵۔ ا وہ ازسرِ نو قوت پائیں گے۔

وہ بال و پَر سے بلند پرواز کریں گے۔

وہ بھاگیں گے اور دلگیر نہ ہوں گے۔

وہ چلیں گے اور نہ تھکیں گے۔

ب میں تیری دستگیری کروں گا۔
میں نے تجھے رہائی بخشی ہے۔
میں نے تجھے نام لے کر پکارا ہے۔
تو میرا ہے۔

سبق کا امتحان

جب آپ اِس سبق کا امتحان دینے کیلئے تیاری کر رہے ہیں، تو مہربانی سے ''طالب علم رپورٹ کے جوابی کتابچہ'' کا صفحہ نمبر ۶ ملاحظہ کریں۔ کثیر الانتخابی اور درست غلط سوالات کے سامنے دی گئی جگہیں ضرور پُر کریں۔

عام سوالات

اگر مندرجہ ذیل سوالات میں آپ کا جواب

''ہاں'' ہے - تو (الف) کو سیاہ کر دیں۔
''نہیں'' ہے - تو (ب) کو سیاہ کر دیں۔

۱۔ کیا آپ نے دھیان سے سبق نمبر ۶ پڑھا ہے؟
۲۔ کیا آپ نے اِس سبق کے ''آپ کے لئے عملی کام'' کے تمام حصے مکمل کئے ہیں؟
۳۔ کیا آپ نے ''آپ کے لئے عملی کام'' کے حصوں میں لکھے جوابات سبق کے آخر میں دیئے گئے جوابات سے ملائے ہیں۔
۴۔ کیا آپ نے سبق کے مقاصد کی دُہرائی کی ہے تا کہ آپ وہ کر سکیں جس کی طرف یہ مقاصد اشارہ کرتے ہیں۔

۵۔ کیا آپ نے اس سبق کا امتحان دینے سے پہلے مطالعاتی مواد کا مطالعہ کر لیا ہے؟

کثیر الانتخابی سوالات

۶۔ حضرت یسعیاہ کی خُداوند قادرِ مطلق کے متعلق رویا ظاہر کرتی ہے

ا) خُدا تعالیٰ کی قدرت اور انسان کی کمزوری۔

ب) خُدا تعالیٰ کی پاکیزگی اور انسان کی ناپاکی۔

ج) خُدا تعالیٰ کا انصاف اور انسان کی بے انصافی۔

۷۔ تاکستان کی تمثیل ظاہر کرتی ہے کہ خُدا تعالیٰ لوگوں سے توقع کرتا ہے کہ وہ

ا) خُدا تعالیٰ کی بخششوں کے بدلے محبت اور تابعداری دکھائیں۔

ب) نیک اعمال کے وسیلہ خُدا تعالیٰ کے بیٹے اور بیٹیاں ہونے کا حق حاصل کریں۔

ج) خُدا تعالیٰ کی توجہ کیلئے کسی قسم کا جوابی عمل۔

۸۔ وہ لوگ جو شیطان کی آزمائشوں کے سامنے کمزور ہیں اُنہیں خُدا تعالیٰ کے الہام سے مندرجہ ذیل کی ضرورت ہے۔

ا) رحم جو خُدا تعالیٰ کی نرم مزاجی پر زور دیتا ہے۔

ب) الٰہی قدرت کی جو ہلاکت سے بچاتی ہے۔

ج) انصاف کی جو ضرور ہی گناہ کی سزا دیتا ہے۔

۹۔ جبکہ خُدا تعالیٰ اپنی پاکیزگی اور انصاف میں گناہ کی اجازت نہیں دے سکتا لیکن اُس نے محبت میں توجہ کرنے والے گناہ گاروں کیلئے معافی کا راستہ بنایا مندرجہ ذیل وسیلے سے

ا) رسمی عبادت کی مسلسل ادائیگی کے وسیلہ کی علامت

ب) جانور کی قربانی کو قرض کی ادائیگی کے طور پر قبول کرنے کے وسیلہ

ج) مناسب سزا کی ادائیگی کے وسیلہ

۱۰۔ خُدا تعالیٰ نے انبیاء اکرام کے وسیلہ یہ ظاہر فرمایا کہ جانور کی قربانی

ا) انسان کے گناہ کے لاعلاج مرض کا علاج تھی۔

ب) گناہ کی حتمی قربانی تھی۔

ج) آنے والی کامل قربانی کا صرف وقتی نشان تھی۔

دُرست یا غلط

۱۱۔ حضرت یسعیاہ نے جو عظیم انبیاء میں سے ایک ہیں بہت سے لوگوں کو متاثر کیا کیونکہ وہ ایک ادنیٰ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

۱۲۔ خُداوند کے بارے میں حضرت یسعیاہ کی رویا نے اُن پر گہرا اثر ڈالا کیونکہ اِس میں اُنہوں نے خُدا تعالیٰ کی پاکیزگی اور انسان کی ناپاکی کا فرق دیکھا جو ایک خاص عدالت کو دعوت دیتی ہے۔

۱۳۔ حضرت یسعیاہ نے عدالت کے جن پیغامات کا اعلان کیا وہ ظاہر کرتے ہیں کہ خُدا تعالیٰ کی فطرت ایک ایسے باپ کی مانند ہے جس کا مقصد ہے کہ وہ اپنے نافرمان بچوں کو سزا دے۔

۱۴۔ جانوروں کی قربانیاں ایک وقتی نشان تھیں جو ایک حقیقی عظیم قربانی یعنی نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرتیں تھیں جو نسلِ انسانی کے درمیان ظاہر ہوگا اور اُنہیں گناہ کے شکنجے سے آزاد کرے گا۔

خالی جگہ پُر کریں

۱۵۔ اپنے لوگوں کو آنے والی عدالت سے خبردار کرنے کیلئے خُدا تعالیٰ کو ایک ....

.... کی ضرورت تھی۔

۱۶۔ یسعیاہ نبی فرماتے ہیں کہ خُدا تعالیٰ کا کفارہ اُن لوگوں کو میسر ہے جو ....

.... کو قبول کریں گے۔

۱۷۔ حضرت یسعیاہ جانتے تھے کہ لوگوں کے مذہبی اعمال اُنہیں ....

.... نہیں سکتے۔

۱۸۔ جانور کی قربانی کا مقصد گناہوں سے ....

.... کی مثال پیش کرنا تھا۔

۱۹۔ حضرت یسعیاہ نے نبوت کی کہ اُمید کی روشنی مایوسی کے اندھیرے کی جگہ لینے کیلئے ظاہر ہوگی ایسا اُس نجات دہندہ کی آمد سے ہوگا جو ایک ....

.... پیدا ہوگا۔

۲۰۔ ''خادم'' کی رضامندانہ قربانی کے پاس ....

.... انسان کے درمیان صلح بحال ہو سکتی ہے۔